98822-مردوں کے لیے باربر شاپ کھولنے کا حکم

سوال

مردوں کے لیے سیلون اور باربر شاپ کھولنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

مردوں کی حجامت وغیرہ کے لیے باربر
شاپ کھولنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ پیشہ اختیار کرنا صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ
اس میں حرام کاموں سے اجتناب کیا جائے، مثلا داڑھی نہ تو کاٹی جائے اور نہ ہی شیو
کی جائے، اور نہ ہی ابرو وغیرہ بنائے جائیں، اور اسی طرح کافروں کی مشابہت میں سر
کے بال بھی نہ کاٹے جائیں.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ
سوال نمبر (34822) اور (
1189) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے
درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص سوال کرتا ہے کہ :

اس کے ایک رشتہ دار کی باربر شاپ اور
سیلون کی دوکان ہے جو اس نے ملازم کو کرایہ پر دے رکھی ہے، اس نصیحت کی گئی کہ یہ
مال حرام ہے اور مسلمانوں کی داڑھی مونڈنا جائز نہیں، تو اس نے جواب دیا :

میں تو ملازم سے صرف ڈیڑھ سو ریال
کرایہ لیتا ہوں، اور لوگ اپنی داڑھیاں منڈوانے میں آزاد ہیں، میں انہیں مجبور تو
نہیں کرتا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اگر تو اس باربر شاپ میں یہ عبارت
لکھی ہوئی ہے کہ داڑھی مونڈنا حرام ہے، اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے، اور جو بھی
داڑھی منڈوانے آئے وہ اس سے انکار کرتا ہے تو پھر اللہ تعالی کا رزق طلب کرنے میں
کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر وہ گاہک کے کہنے پر داڑھی
بھی مونڈتا ہے، اور سر کے بال بھی تو پھر یہ جائز نہیں، بلکہ اسے یہ سیلون بند کر
کے اس سے کوئی بہتر کام کر لینا چاہیے، اور یہ یاد رکھے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی
کے لیے کوئی چیز ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا
فرماتا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ: سیلون اور باربر
شاپس کھولنے میں تفصیل پائی جاتی ہے:

اگر تو انسان وہاں حرام اشیاء مونڈنے
سے پرہیز کرے گا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں؛ اور یہ دوکان رزق کے اسباب میں شامل
ہے، اور اگر وہاں وہ گاہک کی مرضی کے مطابق عمل کرے گا چاہے وہ حلال ہو یا حرام تو
پھر جائز نہیں" انتہی.

ماخوذ از: لقاء الباب المفتوح (13/
79).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ
سوال بھی دریافت کیا گیا:

میرے پاس کئی ایک دوکانیں ہیں، اور
میں انہیں بعض باربر شاپ کا کام کرنے والوں کو کرایہ پر دینا چاہتا ہوں، تو کیا اس
میں کوئی حرج تو نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر آپ سیلون بنانے والوں کو
دوکانیں کرایہ پر دیتے ہیں تو اس میں حرج ہے، کیونکہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ نائی حسب
عادت ہر کام کرتے ہیں، وہ سر بھی مونڈتے ہیں، اور داڑھیاں بھی، بلکہ ہو سکتا ہے ان

کے پاس سر کے بال بنانے والوں سے زیادہ لوگ داڑھی منڈوانے کے لیے آئیں، غالب اور عام طور پر عادت تو یہی ہے.

اس بنا پر نائی کو اس شرط پر دوکان کرایہ پر دینی جائز ہے کہ وہ وہاں داڑھی نہ مونڈے، تو اس وقت کوئی حرج نہیں، اور جب یہ ثابت ہوجائے کہ اس نے کرایہ پر حاصل کردہ ان دوکانوں میں داڑھی مونڈی ہے تو کرایہ کا معاہدہ ختم ہوجائیگا، کیونکہ کرایہ دار نے ایک صحیح شرط کو پورا نہیں کیا، نائی کو دوکانیں کرایہ پر دینے کا جواب یہی ہے.

یعنی باربر شاپ والوں کو دوکانیں کرایہ پر اس شرط سے دی جاسکتی ہیں کہ: وہ وہاں داڑھی نہ مونڈیں، اور نہ ہی کوئی اور حرام کام کریں، اس کی دلیل یہ ہے کہ انہیں کرایہ پر دوکان دینی ان کے اس حرام فعل میں معاونت ہوگی.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور تم گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون مت کرو}..

اور اسے کرایہ پر دینے کی حرمت پر درج ذیل فرمان نبوی بھی دلالت کرتا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب اللہ تعالی کوئی چیز حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے"

اور کرایہ اس منفعت کی قیمت ہے جو کرایہ دار اس سے حاصل کرتا ہے. انتہی.

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب

واللہ اعلم.